طلاق کے مسائل (عظمیٰ عمار: ٹلی)

پورے معاشرے کی اکائی مرد اور عورت سے ہے۔ مرد پوری اکائی نہیں ہیں۔ اسی طرح عورت پوری اکائی نہیں ہے۔ بلکہ ان دونوں کے ملنے سے اکائی بنتی ہے۔ حضرت آدمؑ کے دور سے اس خوبصورت رشتہ کا آغاز ہوا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم سے کہا سورہ البقرہ میں ہے۔" تم اور تمھاری زوجہ جنت میں جا کر رہو "

پھر یہیں سے دنیا کی پہلی اکائی وجود میں آئی۔ ایک یونٹ بنا اور نسلِ انسانی کی ارتقاء کا سلسلہ شروع ہوگیا جو جاری و ساری ہے مگر کیونکہ میاں بیوی دو الگ الگ وجود رکھتے ہیں۔ اس لیے قرآن مجید میں انکے تحفظات کے بارے میں بہت سے ارشادات فرمائے۔ میاں بیوی کے فرائض بیان فرمائے۔

قرآن پاک سورہ النساء میں مردوں کے حقوق عورتوں پر اور عورتوں کے حقوق مردوں کے بارے میں بتایا گیا ہے دونوں کے حقوق برابر ہیں مگر مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی گئی ہے۔ میں اسلام میں عورتوں کو کیا حقوق دیئے ہیں۔

" اے ایمان والوں، تمھیں زبردستی عورتوں کا وارث بن جانا۔ اور ان سے اپنے دیئے ہوئے مہر کے بعض حصہ لینے کے لیے نہ روکو سوائے اس کے وہ کھلی بے حیائی کا کام کریں تم ان کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ زندگی گزاروں اور پس اگر تم ان کو نہ پسند کرو گے تو یہ ہوسکتا ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تمھارے لیے اس میں خیر کثیر رکھدے۔ اگر تم بیوی کو چھوڑ کر دوسرے نکاح کا ارادہ کر چکے ہو تو اور ان میں سے ایک کو بہت مال دے چکے ہو تو اس سے کوئی چیز واپس نہ لو۔ کیا تم اس مال کو بہتان باندھ کر واپس لو گے۔ اور کھلے گنا کا ارتکاب کرو گے۔ اور تم اس مال کو واپس کیسے لوں گے حالانکہ تم (خلوت) میں باہم ایک دوسرے سے مل چکے ہو؟ اور وہ تم سے (عقد نکاح کے ساتھ) پختہ عہد لے چکی ہیں۔" (سورہ النساء:۱۸ تا ۲۰)

اسلام میں عورت کو بہت فضیلت دی ہے ماں بہن بیٹی کا درجہ دیا ہے ماں بنا کر جنت عورت کے قدموں کے نیچے رکھدی ہے مگر پھر بھی مرد کو چند باتوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے۔ سورہ نساء میں مردوں کو عورتوں کے بارے میں بھی فرمایا۔

" مرد عورت کے حاکم اور منتظم ہیں کیونکہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض میں فضیلت دی ہے اور اس لیے بھی کہ انہوں نے اُن پر اپنے مال خرچ کیے ہیں۔ سو نیک عورتیں فرمانبردار ہوتی ہے مردوں کی غیر موجودگی میں بھی اللہ کی حفاظت کے ساتھ شوہر کی عزت اور اس کے مال کی حفاظت کرتی ہے اور تمھیں جن عورتوں کی نافرمانی کا خدشہ ہو تو انکو نصیحت کرو اور انھیں (تادیباً) مارو اور انہیں ان کی خواب گاہوں میں تنہا چھوڑ دو اور اگر وہ تمھاری فرمانبرداری کر لیں تو پھر ان کو مارنے کے لیے بہانے تلاش نہ کرو " (سورہ النساء:۳۴)

یہ حقوق و فرائض بتا کر اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے رشتے میں ایک توازن قائم کر دیا ہے مگر پھر بھی ان کے درمیان اختلاف ہو جائیں تو طلاق کے ذریعے وہ اس رشتے کو توڑ بھی سکتے ہیں

طلاق کا مادہ ط، ل، ق ہے۔ طلاق کے لغوی معنی چھوڑ دینا، آزاد کر دینا، یعنی کہ عقد نکاح کی صورت میں جو گرہ لگی ہے وہ طلاق کی صورت میں کھول دینا۔ یہ چھوڑ دینا طلاق کی علامت ہے۔ جدائی کی الگ کرنے کی اور اس کی بنیادی اختلافات ہیں۔

میاں بیوی کے ازدواجی تعلقات کو آئندہ زندگی میں توڑنے کا نام طلاق ہے طلاق کے لغوی معنی ہیں۔

۱۔ نکاح کی گرہ کو کھول دینا 2۔ ترک کر دینا چھوڑ دینا

روایت ہے کہ طلاق کا تعلق مردوں سے ہے اور عدت کا تعلق عورتوں سے ہے۔" عقد نکاح کی گرہ مرد کے ہاتھ میں ہے "سورہ بقرہ:۲۳۷

حدیث میں ہے نبی پاکؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے"

اللہ تعالیٰ نے طلاق کو ناپسند فرمایا ہے۔ رسول پاکؐ نے فرمایا، جو عورت بغیر کسی وجہ سے اپنے خاوند سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔

سورۃ البقرہ آیت ۲۲۹ میں ہے۔" طلاق دو بار ہے یا عورتوں کو طلاق دے دی جائے یا پھر روک لیا جائے۔ طلاق کی صورتیں تین ہے۔

(۱) طلاق احسن، (۲) طلاق حسن، (۳) طلاق بدعتی۔

1۔ طلاق احسن۔ احسن طلاق دینے کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو طہر یعنی حیض آنے کے بعد پاکی کی حالت میں جس میں جماع نہ کیا ہو۔ طلاق دے، ان ایام میں ایک طلاق دی جائے اس میں دوران عدت مرد کو رجوع کرنے کا حق ہوگا۔ اس طریقہ کو احسن یعنی بہت بہتر قرار دیا گیا ہے۔ طلاق احسن میں یہ بات پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

(ا)۔ طلاق طہر میں ہو۔ (ب)۔ اسکے ساتھ علیحدگی گزری ہو طہر کے بعد عورت سے جماع نہ کی گیا ہو۔ (پ)۔ طلاق میں رجعت کی گنجائش رکھی گئی ہو اور عدت کے دوران

رجوع کیا جاسکتا ہے۔

2۔ طلاق حسن ۔جس ایام میں عورت پاک ہو اور جماع نہ کیا ہو ان ایام میں ایک طلاق دی جائے پھر بغیر مقاربت کے دوسری طلاق دی جائے۔ جب دوسری ماہواری گزر جائے تو بغیر مقاربت تیسری طلاق دی جائے اس کے بعد تیسری ماہواری گزر جائے۔تو عورت مغلظہ ہو جائے گی اور شرعی حالہ کے بغیر اس سے عقد نہیں ہو سکتا۔طلاق مباح ہے مگر اس کی اجازت انتہائی ضرورت کے وقت دی گئی ہے۔

3 ۔ طلاق بدعتی ۔طلاق بدعتی وہ طلاق ہے۔جس میں احسن اور حسن طریقہ نہ شامل کیا گیا ہو۔جس میں عورت کو ایک ساتھ کئی طلاقیں دے دی جائیں یا عورت کو اسی طہر میں طلاق دی جائے، جب اس سے جماع کیا ہو یا حیض کی حالت میں طلاق دینا شرعی لحاظ سے طلاق کی یہ صورت ناپسندیدہ ہے،طلاق ہو جاتی ہے مگر یہ طلاق دینے والا گناہ گار ہوگا۔

اقسام طلاق۔(۱)طلاق رجعی (۲)طلاق بائن

(۱)طلاق رجعی ۔وہ طلاق جس میں رجعت ہو سکے۔طلاق رجعی کہلاتی ہے۔رجعت اگرچہ دو طلاقوں تک ہو سکتی ہے۔مگر ایک کے بعد بھی کر لینا مناسب ہے ۔رجعت کے معنی ہے نکاح باقی رکھنا۔

”عورتوں کو طلاق دو اوران کی عدت پوری ہونے کے قریب ہو تو خوبی کے ساتھ اُس کو روک لو“(سورہ بقرہ:۲۲۹)

طلاق سے رجوع کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ آئندہ یہ طلاق شمار نہ ہوگی۔رجوع کرنے کے بعد پھر کوئی اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ دوسری شمار ہوگی۔

طلاق بائن ۔ایسی طلاق جس میں عدت لازمی ہے مرد اور عورت کے درمیان رشتہ منقطع ہو جاتا ہے اور مرد عدت کے دوران رجوع نہیں کر سکتا اور اگر میاں بیوی راضی ہو تو عدت کے بعد از سر نو نکاح کیا جا سکتا ہے

طلاق مغلظہ ۔اس سے مراد وہ طلاق جس میں مرد اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح نہیں کر سکتا جب تک اس کی مطلقہ بیوی کسی دوسرے مرد سے نکاح کرنے کے بعد دخول طلاق حاصل نہ کرے۔ یہاں حالہ کا طریقہ بتایا گیا ہے۔یہ طلاق رجعی اور بائن سے زیادہ سخت ہوتی ہے کیونکہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کے بغیر پہلے شوہر کے نکاح میں نہیں آسکتی۔طلاق کی اس قسم کو انتہائی ناپسندیگی سے دیکھا جاتا ہے۔صرف ناگزیر حالات میں طلاق دی جائے۔

”قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے کہ اگر شوہر کو بیوی ناپسند ہو تو پھر بھی نباہ کیا جائے۔“اور بیویوں کے ساتھ بھلائی اور حسن سلوک کے ساتھ رہو “(سورۃ النساء:۱۹)

قرآن اور سنت کی روشنی میں شوہر پر یہ لازم ہے کہ اختلاف کی حالت میں بھی طلاق سے گریز کرے اور اگر بہت ضروری تو طلاق رجعی دے پھر رجوع کرے۔طلاق دینے کا حق مرد کو تفویض کیا گیا ہے حالانکہ عقدِ نکاح مرد اور عورت کی باہمی رضامندی سے وجود میں آتا ہے تو پھر عورت کو اختیار کیوں نہیں کہ وہ جب چاہے اس عقد کو ختم کر دے۔اس کی کچھ وجوہات ہے۔

ا۔ عورت کو بہت جلد غصہ آجاتا ہے اگر طلاق دینے کا اختیار عورت کے ہاتھ میں ہوتا تو طلاق کی شرح بڑھ جاتی۔عام طور پر عورت کے مطالبہ اور اس کی خواہش پر شوہر طلاق دیتا ہے۔

۲۔ مرد کے مقابلہ میں عورتوں کی قوت فیصلہ کمزور ہوتی ہے خصوصاً حیض کی حالت میں عورت ذہنی اضطراب میں مبتلا ہوتی ہے اور اس میں ذہن منتشر اور مزاج چڑ چڑا ہو جاتا ہے۔اور اگر طلاق عورت کے ہاتھ میں ہوتی تو اس صورت میں شرح طلاق بڑھ جاتی۔

۳۔طلاق کا معاملہ مرد کے سپرد کرنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ اپنا مال خرچ کر کے حقوق زوجیت حاصل کرتا ہے،اس لیے یہ اختیار اس کے ہاتھ میں ہے اگر عورت کو طلاق کا حق نہیں دیا گیا تو عورت کو بالکل بے دخل نہیں کیا گیا عورت کو خلع کا اختیار دیا گیا ہے۔

خلع ۔اگر عورت مرد سے طلاق چاہتی ہے تو وہ اپنا مہر چھوڑ کر یا کچھ دے دلا کر شوہر سے طلاق کا مطالبہ کر سکتی ہے۔امام بخاری اپنی سند کے ساتھ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس ابن شماس کی بیوی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا ،یا رسول اللہ، میں ثابت اور اس کے دین کے بارے یں کوئی حرف گیری نہیں کرتی لیکن میں اسلام کے بعد کفر (ناشکری یا شوہر کے حقوق کو ادا نہ کرنا) کو ناپسند کرتی ہوں۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا کیا تم اس کا باغ واپس کر دوگی؟ ثابت نے اُنکو مہر میں باغ دیا تھا انہوں نے کہا ،ہاں ۔رسول اللہ ﷺ نے ثابت سے فرمایا باغ لے لو طلاق دے دو۔“(صحیح بخاری)

اس حدیث سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ جب عورت اپنے شوہر کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو وہ عدالت سے رجوع کرے اور عدالت اس کا مہر واپس کرے اور اسے طلاق دلوا دے۔اور اگر اس کا شوہر طلاق نہ دے تو شرعی عدالت نکاح فسخ کرنے کا حکم بھی جاری کر سکتی ہے۔

خلع حاصل کرنے کے لیے درج ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے۔

ا۔ناپسندگی کا اظہار عورت کی طرف سے ہو۔

۲۔ناپسندگی اس حد تک بڑھ جائے کہ کہ علیحدگی نہ ہونے کی صورت میں حدود اللہ ٹوٹنے کا خطرہ ہو۔

خلع کا معاملہ میاں بیوی یا خاندان کے درمیان افہام وتفہیم سے طے نہ ہو سکے تو عورت شرعی عدالت سے رجوع کرسکتی ہے۔

خلع میں صرف ایک طلاق سے میاں بیوی میں علیحدگی ہوجاتی ہے۔

خلع کے لیے عورت سے لیا جانے والا معاوضہ مہر کے برابر باھم رضامندی طے ہونا چاہیے۔

خلع حاصل کرنے والی عورت کی عدت ایک حیض ہے حضرت ربیع بن معوذ بن عفراؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کے زمانے میں اپنے شوہر سے خلع لیا۔نبی پاک ﷺ نے اُن کو حکم دیا کو وہ ایک حیض عدت گزارے۔(ترمذی)

خلع کی عدت میں شوہر کو رجوع کرنے کا حکم باقی نہیں رہتا البتہ عدت کے بعد دونوں آپس میں نکاح کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں

عدت۔عدت کے لغوی معنی ہے گننا اور شمار کرنا۔اس کی اصطلاح شرح میں یہ ہے کہ زوال نکاح کے بعد عورت کا شوہر کے مکان میں ایک مدت معینہ تک رہنا اور انتظار کرنا۔

''اے نبی (مسلمانوں سے کہیے) جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو،ان کی عدت کے لیے''اس زمانے میں جس میں جماع نہ کیا ہو'' طلاق دو اور عدت کا شمار کرو۔اپنے رب سے ڈرتے رہو تم مطلقہ عورتوں کو دوران عدت ان کے گھروں سے نہ نکالو اور وہ خود بھی نہ نکلیں البتہ اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں (تو پھر نکال دو) اور یہ اللہ کی حدود ہیں جس نے اللہ کی حدود سے تجاوز کیا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا''(سورہ طلاق:۱)

''اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو 3 حیض تک عقد ثانی سے روکیں رکھیں''(سورۃ البقرہ:۲۲۸)

مطلقہ عورتوں کی عدت کی مدت 3 حیض بیان کی گئی ہے

''اے مسمانوں جب تم مسلمان عورتوں سے نکاح کرو تو پھر تم ان کو مباشرت سے پہلے طلاق دے دو تو تمھارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں''(سورہ احزاب:۴۹)

''اور جو عورت مطلقہ ہو اور حاملہ ہو اُس کی عدت واضح حمل ہے''(سورۃ الطلاق:۴)

یعنی بے شک اُس کو حمل سے کچھ دن پہلے طلاق ہوتی ہو جیسے ہی بچے کی پیدائش ہوئی اسکی عدت ختم ہوجائے گی۔بڑھاپے کی وجہ سے جن عورتوں کو حیض آنا بند ہو ہوجاتے ہیں،ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔کم سنی کی وجہ سے جن لڑکیوں کو ابھی حیض آنا شروع نہیں ہوئے ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔

''اور تمھاری عورتوں میں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہے اگر تمھیں اشتباہ ہو کہ انکی عدت کیا ہے تو ان کی عدت تین مہینے ہے۔اور جن عورتوں کو حیض آنا شروع نہیں ہوئے تو ان کی عدت تین ماہ ہے۔(سورۃ الطلاق:۴)

بیوہ عورت کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر وہ حاملہ ہے تو بچے کی پیدائش پر عدت پوری ہوجائے گی۔دوران عدت عورت دوسرا نکاح نہیں کرسکتی۔عدت کے دوران نکاح کے پیغام دینا اس کی یہ صورتیں ہیں۔

1۔حرام ہے صریحاً لیکن حلال ہے تعریضاً۔حرام اس صورت میں ہے کہ بیوہ عورت کو چھپ کر پیغام دینا یا کھلا وعدہ کرنا حرام ہے۔مگر اشارۃً اس کے گھر والوں کو آگاہ کردینا یہ جائز ہے یعنی اشارہ کہ دینا گھر والوں کو۔

2۔رجعی طلاق یافتہ عورت کو نہ پیغام دے سکتے ہیں نہ چھپ کر اشارہ کرسکتے ہیں کیونکہ اس کا شوہر موجود ہے۔

3۔مغلظہ عورت کو بھی کھلا اور اشارۃً پیغام دیا جاسکتا ہے۔

''اور تم پر کوئی حرج نہیں تم عدت والی عورتوں کو اشارہ کنایہ سے نکاح کا پیغام دو یا تم اپنے دلوں میں چھپاؤ۔اللہ کو علم ہے کہ تم عدت کے دوران عورتوں سے ذکر کرو گے لیکن تم عدت سے پہلے ان سے کوئی خفیہ وعدہ نہ کرو البتہ شریعت کے موافق ان سے بات کرو اور جب تک عدت پوری نہ ہوجائے ان سے عقد نکاح کا عزم نہ رکھو''(سورۃ البقرہ:۲۳۵)

جس عورت کا شوہر فوت ہوگیا ہے اپنی عدت کا زمانہ اپنے شوہر کے گھر گزارنا چاہیے۔اشد ضرورت کے وقت گھر سے نکلنے کی رخصت ہے لیکن رات گھر آکر بسر کرنا ضروری ہے۔

مہر۔یہ مرد کا فرض اور عورت کا حق ہے یہ مرد کی حیثیت کے مطابق رقم ہوتی ہے جو آسانی سے ادا ہو سکے یہ مہر رقم کی صورت میں اور مال کی صورت دونوں میں ہوسکتی ہے۔

مہر کی صورتیں۔مہر کی ادائیگی کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔نکاح ہوا ہو نہ مہر مقرر ہو نہ خلوت ہو اس صورت میں متاع مہر ہی کافی ہے۔ ۲۔مہر مقرر ہے مگر خلوت نہیں ہوتی تو آدھا مہر
۳۔نکاح ہوا خلوت بھی ہوئی تو یہ پورا مہر۔ ۴۔نکاح ہوا مہر مقرر نہیں ہوا خلوت ہوگئی تو مہر مثل۔

مہر مثل۔وہ مہر جو کسی عورت کے خاندان کی دوسری عورتوں کا طے ہوا ہو اگر نکاح ہوا ہو مگر مہر مقرر نہ ہوا ہو اور خلوت ہوگئی تو پھر مہر مثل ادا کرنا پڑتا ہے۔

''عورتوں کو اُن کے مہر خوشی سے ادا کرو''(سورۃ النساء:۴)

''تم نے بیویوں سے فائدہ حاصل کیا ہے تو اُن کا حق اُن کو دینا تم پر فرض ہے(سورۃ النساء:۲۴)

مہر کبھی مجمل ہوتا ہے اور کبھی غیر مجمل۔

مہر مجمل۔وہ ہوتا ہے جو اپنی بیوی سے خلوت اور مجامعت سے پہلے ادا کر دیا جاتا ہے خواہ نقدی ہو یا پیسہ ہو یا زیور۔

غیر مجمل،غیر مجمل مہر وہ ہوتا ہے جو کبھی بعد میں ادا کرنے کا وعدہ کرلیا جائے۔

حلالہ۔تین طلاقوں کے بعد بیوی شوہر پر حرام ہوجاتی ہے پھر شوہر کے پاس واپس جانے کا ایک طریقہ ہے اور وہ حلالہ ہے۔حلالہ کرنا اور کروانا سخت ناپسندیدہ ہے اور ایسا کرنے والے پر لعنت کی گئی ہے۔عورت اپنے پچھلے شوہر سے تعلق قائم کرنے کے لیے شوہر سے حلالہ کرنے کی خاطر کسی دوسرے مرد سے شادی کرے اور اس سے تعلقات قائم کرکے اس سے طلاق لے کر پہلے شوہر کے پاس واپس چلی جائے تو کرنے والے کو سوفل کہا جاتا ہے۔ایسا کرنا سخت ناپسندیدہ ہے کیونکہ شرائط کے ساتھ نکاح ہو رہا ہے اور ایک دو راتوں کے بعد طلاق لے لی جاتی ہے نہ دے تو جبراً لی جاتی ہے عام نکاح میں عورت کی اجازت لی جاتی ہے مگر حلالہ میں عورت کی اجازت نہیں لی جاتی۔

حلالہ کی صورتیں۔

۱۔ جس عورت کو تین طلاقیں ہوگئیں ہیں وہ دوسری جگہ نکاح کرے پھر خاوند کے حقوق زوجیت ادا کرنے کے بعد خاوند جب چاہے طلاق دے اب وہ عورت عدت گزارنے کے بعد اپنے پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔

۲۔ اگر دوسرے خاوند نے اس نیت سے نکاح کیا کہ بعد میں وہ ایسے طلاق دے دے گا تا کہ وہ اپنے پہلے خاوند کے لے حلال ہوجائے انکا گھر دوبارہ آباد ہوجائے لیکن اس نکاح میں حلالہ کی شرط نہیں رکھی گی یہ حلالہ جائز ہے۔

۳۔ اگر دوسرے خاوند سے نکاح پیسے دے کر یا اس شرط پر کیا جائے کے وہ اسے بعد میں طلاق دیدے گا تا کہ پہلا خاوند اس عورت سے نکاح کرلے تو حلالہ کے لئے نکاح کرنے والے اور جس کے لئے نکاح کیا گیا ہے دونوں پر اللہ کی لعنت ہے اور یہ عمل حرام ہے۔